جوشؔ ملیح آبادی

(۱۸۹۸ء-۱۹۸۲ء)

جوشؔ ملیح آبادی لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ پورا نام شبیر حسن خاں اور جوشؔ تخلص تھا۔ قلمی نام جوشؔ ملیح آبادی اختیار کیا۔ ان کے خاندان میں علم و ادب کی روایت موجود تھی۔ ان کے دادا بھی شاعر تھے۔ جوشؔ نے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم گھر ہی میں حاصل کی۔ ان کا گھرانا، مالی طور پر آسُودہ تھا۔ سینٹ پیٹرک کالج آگرہ اور علی گڑھ کالج میں زیرِ تعلیم رہے، مگر سینیئر کیمبرج سے آگے نہ بڑھ سکے۔

اوائل میں رابندر ناتھ ٹیگور سے متاثر تھے، اس لیے ان کی شاعری میں ٹیگور کے اثرات ملتے ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں حیدر آباد دکن جا کر عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ سے وابستہ ہوئے اور تقریباً تیرہ سال تک وہاں ملازمت کی۔ بعدازاں متعدد ادبی رسالوں کے مدیر رہے۔ جوشؔ نے فلموں کے لیے گیت بھی لکھے۔ ۱۹۵۶ء میں پاکستان آگئے اور ترقیِ اُردو بورڈ کراچی سے منسلک ہوئے۔ عمر کا آخری زمانہ اسلام آباد میں گزارا۔

جوشؔ زبان و بیان پر ماہرانہ دسترس رکھتے تھے۔ الفاظ کے در و بست پر انھیں قدرت حاصل تھی۔ رومانوی شاعری ان کا امتیاز ہے۔ انھیں ''شاعرِ انقلاب'' بھی کہا جاتا ہے۔ اردو کی مقبول ترین صِنفِ سخن غزل سے ان کی دل چسپی نہ تھی، بلکہ ان کا شمار غزل کے مخالفین میں ہوتا ہے۔ وہ نظم کے شاعر تھے۔

ان کا پہلا مجموعہ کلام روحِ ادب ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔ دیگر مجموعوں میں شعلہ و شبنم، حرف و حکایت، سنبل وسلاسل، جذباتِ فطرت، سرود و خروش، شاعر کی راتیں وغیرہ شامل ہیں۔ جوشؔ کی خودنوشت یادوں کی برات ان کے مخصوص اسلوبِ نثر کا نمونہ ہے۔

کسان

تدریسی مقاصد

۱۔ کسان کی محنت کی تحسین کرنا۔

۲۔ نظم کے ذریعے سے طلبہ میں حبّ الوطنی اور محنت کا جذبہ پیدا کرنا۔

۳۔ نظم کے آہنگ سے لُطف اندوز ہونا۔

۴۔ طلبہ کو دیہی زندگی اور ملکی معیشت میں کسان کی اہمیت کا احساس دلانا۔

۵۔ جوشؔ ملیح آبادی کی نظم نگاری کے اسلوب اور شکوہِ لفظی سے متعارف کرانا۔

جُھٹ پٹے کا نرم رَو دریا ، شَفَق کا اِضطِراب
کھیتیاں ، میدان ، خاموشی ، غروبِ آفتاب

یہ سماں اور اک قوی انسان ، یعنی کاشت کار
اِرتقا کا پیشوا ، تہذیب کا پروردِگار

جلوۂ قدرت کا شاہد ، حُسنِ فطرت کا گواہ
ماہ کا دل ، مہرِ عالم تاب کا نورِ نگاہ

لہر کھاتا ہے رگِ خاشاک میں جس کا لہو
جس کے دل کی آنچ بن جاتی ہے سیلِ رنگ و بُو

دوڑتی ہے رات کو جس کی نظر افلاک پر
دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبضِ خاک پر

سر نگوں رہتی ہیں جس سے قوتیں تخریب کی
جس کے بُوتے پر لچکتی ہے کمر تہذیب کی

جس کے بازو کی صلابت پر نزاکت کا مدار
جس کے کَس بل پر اکڑتا ہے غرورِ شہر یار

دھوپ کے جُھلسے ہوئے رُخ پر مَشقّت کے نشاں
کھیت سے پھیرے ہوئے مُنھ، گھر کی جانب ہے رواں

(شعلہ و شبنم)

☆☆☆☆

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) نظم کے دوسرے شعر میں شاعر نے کن الفاظ میں کسان کی تحسین کی ہے؟

(ب) ''جلوۂ قدرت کا شاہد'' سے کون مراد ہے؟

(ج) نبضِ خاک پہ انگلیاں رہنے کا کیا مطلب ہے؟

(د) شاعر نے کسان کے گھر لوٹنے کی جو تصویر کشی کی ہے، اسے دو سطروں میں لکھیے۔

(ہ) شاعر نے کسے ارتقا کا پیشوا کہا ہے؟

(و) کون سی قوتیں کسان سے سرنگوں رہتی ہیں؟

(ز) کھیت سے مُنھ پھیر کر کسان کہاں جاتا ہے؟

(ح) نظم کے آخری شعر میں شاعر نے کن پانچ چیزوں کا ذکر کیا ہے؟

۲۔ نظم ''کسان'' کا متن مدِّ نظر رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) نظم کا ابتدائی منظر ہے:

(i) شام کا (ii) صبح کا

(iii) جُھٹ پٹے کا (iv) رات کا

(ب) کسان کی انگلیاں دن کے وقت رہتی ہیں:

(i) ہل کی ہتھی پر (ii) حُقّے کی نے پر

(iii) خاک کی نبض پر (iv) بانسری پر

(ج) کسان قدرت کے جلوے کا ہے:

(i) نبّاض (ii) گواہ

(iii) مدّاح (iv) شاہد

(د) کسان کھیت سے رخ پھیر کر کہاں جاتا ہے؟

(i) گھر میں (ii) ویرانے میں

(iii) منڈیر کی طرف (iv) گاؤں میں

(ہ) نظم ''کسان'' کس شاعر کی تخلیق ہے؟

(i) جوش ملیح آبادی (ii) جمیل الدین عالی

(iii) میر انیس (iv) دلاور فگار

(و) یہ نظم جوش کے کس مجموعہ کلام سے لی گئی ہے؟

(i) حرف وحکایت (ii) شعلہ وشبنم

(iii) جذباتِ فطرت (iv) سنبل وسلاسل

(ز) شاعر نے تہذیب کا پروردگار کسے کہا ہے؟

(i) عالم (ii) مزدور

(iii) کسان (iv) معلّم

۳۔ نظم ''کسان'' کا متن ذہن میں رکھ کر، درست الفاظ کے ذریعے سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) جلوۂ قدرت کا ....حسنِ فطرت کا گواہ

(ب) دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبضِ ....پر

(ج) جس کے بوتے پر لچکتی ہے کمر............کی

(د) جس کے کس بل پر اکڑتا ہے ....شہریار

(ہ) دھوپ کے جھلسے ہوئے............پر مشقّت کے نشاں

۴۔ جوش نے کسان کی جو صفات بیان کی ہیں، ان کی فہرست بنائیے۔

۵۔ درجِ ذیل فہرست میں سے مذکر مؤنث الگ الگ کیجیے:

نظم، شفق، میدان، سماں، فاتح، نسیم، فطرت، تہذیب، دھوپ، فلک

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

جُھٹ پٹا، اِضطراب، اِرتقا، سرنگوں، تخریب، مشقّت

۷۔ درجِ ذیل الفاظ کے جوڑوں میں صوتی مشابہت ہے،لیکن ہر جوڑے کے لفظ الگ الگ معنی رکھتے ہیں۔ ہر لفظ کے الگ الگ معانی لکھیں:

اَلَم، عَلَم۔ بعض، باز۔ پارہ، پارا۔ روزہ، روضہ۔ قاش، کاش

سرگرمیاں

۱۔ جوشؔ کی ایک اور مختصر سی نظم ڈھونڈ کر پڑھیں اور کاپی پر نوٹ کریں۔

۲۔ ''کسان کی مشقت بھری زندگی'' کے عنوان سے طلبہ میں مضمون نویسی کا مقابلہ کرایا جائے۔

۳۔ طلبہ درست آہنگ میں یہ نظم پڑھیں۔

اساتذہ کرام کے لیے

۱۔ نظم کے حوالے سے طلبہ پر محنت کی اہمیت واضح کی جائے۔حدیث شریف (الکاسب حبیب اللہ) کا حوالہ دیا جائے۔

۲۔ کسان کے موضوع پر کسی اور شاعر کی نظم طلبہ کو سنائی جائے یا مزدور کے موضوع پر احسان دانشؔ یا کسی اور شاعر کی نظم سنا کر محنت کی عظمت واضح کی جائے۔

۳۔ جوشؔ کی نظم گوئی کی خوبیوں اور آہنگ سے طلبہ کو متعارف کرایا جائے۔

۴۔ طلبہ پر واضح کیا جائے کہ حالات اور وقت کے ساتھ جو معاشرتی تبدیلیاں آتی ہیں، ان سے شہر اور دیہات دونوں متاثر ہوتے ہیں۔اب مشینی کاشت کاری بڑھ گئی ہے لیکن دور دراز کے دیہات میں اب بھی ایسی تصویریں مل جاتی ہیں۔

۵۔ طلبہ سے یہ نظم ترنّم سے اور تحت اللفظ پڑھوائی جائے۔